عبد الغفور *

عہدِ نبوی ﷺ میں ہمدان میں دعوتِ اسلام ایک مطالعہ

ہمدان کی بارگاہِ نبوی ﷺ میں آمد

غزوہ تبوک کے بعد مختلف قبائل کے نمائندہ افراد اور وفود بارگاہِ نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے۔ ان میں سے ایک وفد ہمدان بھی آیا تھا۔ ابنِ خلدون کہتے ہیں کہ ہمدان یمن میں عرب کا سب سے بڑا قبیلہ ہے۔ (1) یمن پر اس کا بڑا اغلبہ ہے اور اس کے کئی قلعے ہیں۔

---

*۔ تحقیق کار ایم فل، عربی معلم گورنمنٹ ہائی سکول، مورت تحصیل تلہ گنگ، ضلع چکوال

۱۔ ابن خلدون، عبدالرحمان بن محمد۔ کتاب العبر، دیوان المبتدء والخبر فی ایام العرب والعجم والبربر و من عاصرہم من ذوی السلطان الاکبر۔ بیروت، دار الفکر، ۱۹۸۸ء: ج ۲ ص ۳۰۲۔ یمن میں ایک قبیلے کا نام ہے، اس کے بطون کثیر ہیں، ان میں سے سَبِیۡمَع، یام، مُرهِبة اور ارحب ہیں۔ سمعانی، ابو سعد عبد الکریم، الانساب۔ تحقیق، اکرم بوشی۔ قاہرہ، مکتبہ ابن تیمیہ، ۲۰۰۹ء: ج ۱۲، ص ۳۴۰،۳۲۹۔
ان کے آگے فَخِذ بھی وسیع ہیں محایل، سبع، یام، موہبہ، ارحب، بنو زریع ہیں۔ یہ یمن کے شمال میں رہتے ہیں۔ نجران، عُرق، شردم اور خنق شہروں میں رہتے ہیں صحابہ کرام کی جنگوں میں حضرت علیؓ کے طرف دار اور حمایتی تھے۔ ان کے دیار شمالی صنعاء میں ہیں۔ مزید دیکھیے کحالہ، عمر بن رضا۔ معجم قبائل العرب القدیمہ والحدیثہ۔ بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۹۹۴ء: ج ۳، ص ۱۲۲۵۔ یہ خیال رہے کہ برصغیر پاک و ہند بالخصوص پاکستان میں (تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال) میں مقیم ہمدانیوں کا یمنی ہمدانیوں سے کوئی نسبی تعلق نہیں ہے۔ پاکستان کے ہمدانیوں کا تعلق علی ثانی سید کبیر علی ہمدانیؒ سے ہے، آپ نے وظائف پر مشتمل کتاب اورادِ فتحیہ تحریر فرمائی۔ وہ ایران کے شہر ہمدان سے ہجرت کر کے مقبوضہ کشمیر آئے تھے۔ ان کا روضہ کولاب تاجکستان میں مرجع خلائق ہے۔ ان کا نسبی تعلق سیدنا علیؓ سے ہے۔ مزید تفصیل کے لیے اورادِ فتحیہ کا مقدمہ دیکھیے: نذیر نقشبندی، مقدمہ اورادِ فتحیہ۔ سید علی کبیر ہمدانی۔ جھنگ، الرمضان فاؤنڈیشن: ص ۱۵

ہمدان کا نسب

ہمدان کا نسبی تعارف اہلِ انساب کے نزدیک یہ ہے: ہمدان بن مالک بن زید بن اوسلہ بن ربیعہ بن خیار بن مالک بن زید بن کہلان بن سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان۔ ہمدان عرب میں یمن کا ایک بڑا قبیلہ ہے۔ ابن ہشام کہتے ہیں ہمدان کا نام اوسلۃ بن مالک بن زید بن ربیعۃ ہے۔ بعض اوسلۃ بن زید اور بعض ہمدان بن اوسلہ بن ربیعہ بن مالک کہتے ہیں۔ [۲]

ہمدان کا نسب نامہ یہ ہے: کلبی نے نسب و معد والیمن الکبیر میں اور ابن حزم جمہرۃ انساب العرب میں ہمدان کا نسب نامہ یہ ذکر کیا ہے۔ اَوْسَلَۃ (ہمدان) بن مالک ربیعہ، بن خیار بن مالک بن زید بن کہلان بن سباء بن یَشْجُب بن یعرب بن قحطان۔ اوسلہ کو ہمدان کہتے ہیں [۳]۔ ابن حزم نے جمہرۃ انساب العرب میں بھی ہمدان کے نسب کو ذکر کیا ہے، بنو ہمدان بن مالک بن زید بن اوسلہ بن ربیعہ بن خیار بن مالک بن زید بن کہلان بن سبا۔ یمن کے مشرقی حصوں میں رہتے ہیں، اور کچھ شام میں طیبین پہاڑ پر سکونت پذیر ہیں اور ہمدان شیعانِ علیؓ میں سے ہیں۔ ان کو بنو اوسلہ بھی کہتے ہیں۔ زرکلی نے الاعلام میں ذکر کیا ہے کہ ہمدان بن مالک بن زید بن اوسلہ قحطان کی شاخ کہلان میں سے ہیں یمن کے مشرقی علاقوں میں رہائش پذیر تھے۔ [۴]

۲۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: ابن ہشام، عبد الملک۔ السیرہ النبویۃ، شرکۃ مکتبۃ و مطبعۃ مصطفیٰ البابی الحلبی و اولادہ: ج۱، ص ۸۰

۳۔ کلبی۔ نسب و معد والیمن الکبیر: ج۲، ص ۵۰۹، ۵۰۸۔ ۱۲۲۵۔ ابن حزم۔ جمہرۃ انساب العرب: ص ۴۸۴۔ کلبی کے نزدیک ہمدان کا نام اوسلۃ ہے، بعض کے نزدیک اصل نام ہی ہمدان ہے۔ صحیح تر بات وہی ہے جو کلبی نے کہی ہے کیوں کہ کلبی علماءِ انساب میں سے قدیم تر ہے۔ کتاب الاکلیل میں ہمدانی کی رائے بھی یہی ہے۔ ہمدانی خود یمنی ہے اس کو اپنے علاقہ کے قبائل کا زیادہ علم ہو گا۔ جن مصادر سے ظاہری طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ہمدان ہی اس کا نام تھا ان مصادر میں کہیں تصریح نہیں ہے کہ اس کے علاوہ اس کا کوئی نام نہیں تھا۔ اصل میں ہمدان اس کا لقب ہے۔ نام اوسلہ تھا۔ بعض اوقات لقب اتنا مشہور ہو جاتا ہے کہ لوگ اصل نام کو بھول جاتے ہیں۔

۴۔ ابن خلدون۔ دیوان المبتدء والخبر فی تاریخ العرب والبربر و من عاصرھم من ذوی السلطان الاکبر: الخبر عن بطون کہلان من القحطانیہ: ج۲، ص ۳۰۲

ہمدان کا محلِ وقوع

ہمدان قبیلے کے لوگ صعدہ اور صنعاء کے مابین علاقے میں سکونت پذیر ہیں[5]۔ ہمدانی صفۃ جزیرۃ العرب میں کہتے ہیں کہ ہمدان کا علاقہ غائط، نجد کے تہامہ، شمالی صنعا کے سراۃ اور صعدۃ کے درمیان میں واقع ہے۔[6]

ہمدان کی شاخیں

ہمدان کی شاخیں حاشد اور بکیل ہیں۔ یہ جشم بن خیوان بن نوف بن ہمدان کے بیٹے ہیں۔[7] ان کے بہت سے بطون ہیں۔

بنو حاشد میں سے بنو ریم، بنو شبام،[8]، بنو وادعہ، بنو قابض، بنو جور بنو فائش، بنو جندع۔ بنو یام،[9] بنو بکیل بن اصبع، بنو خارف، بنو صائد ہیں[10]۔

میں سے بنو صہلان، بنو مُرھبہ، ارحب، بنو شاکر۔[11]

سمعانی لکھتے ہیں کہ ہمدان ھا کی زبر میم ساکن اور دال معجمہ کے ساتھ ہے یمن کا ایک قبیلہ ہے۔ ابو علی غسانی کہتے ہیں کہ ہمدان کا نام اوسلہ ہے۔ زمانۂ اسلام کے بعد مزید قبائل میں تقسیم ہو کر پھیل گئے۔ ہمدان کی شاخوں اور بطون کی تفصیلات معجم قبائل العرب القدیمہ والحدیثہ، کلبی کی کتاب نسب معدو الیمن الکبیر اور ابن حزم کی کتاب جمہرۃ انساب العرب سے ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

۵۔ ہمدانی، ابن الحائک۔ ابو محمد حسن بن احمد بن یعقوب۔ صفۃ جزیرۃ العرب، لیدن، مطبعہ بریل، ۱۸۸۴ء: ج۱، ص۲۲۰

۶۔ ایضاً: ج۱، ص۱۰۹

۷۔ کلبی۔ نسب و معدو الیمن ھولاء بنو ہمدان بن مالک: ص۵۰۹

۸۔ شبام ہمدان کا بطن ہے سمعانی۔ الانساب: ج۱۲، ص۳۸۵

۹۔ یام ہمدان کا بطن ہے سمعانی۔ الانساب: ج۱۲، ص۳۸۵

۱۰۔ ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد۔ جمہرۃ انساب العرب، بیروت، دار الکتب العلمیہ: ص۴۷۵

۱۱۔ ایضاً: ص۴۷۶۔

ہمدان کو دعوتِ اسلام

قبیلہ ہمدان کو دعوتِ اسلام دینے کے لیے دو جلیل القدر صحابہ کرام حضرت خالد بن ولید اور حضرت علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کو یمن بھیجا گیا۔ ان کی مساعی سے یمن میں دعوتِ سلام کی راہ ہموار ہوئی۔

حضرت علیؓ کی یمن روانگی

رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کو ۸ ہجری میں یمن کی طرف بھیجا۔ یہ آپ کو پہلی دفعہ بھیجا گیا۔ اور یہ آپ ﷺ کے طائف سے واپس آنے اور جعرّانہ مقام پر مالِ غنیمت تقسیم کرنے کے بعد تھا۔ اسے امام ابوداؤدؒ اور امام احمدؒ نے روایت کیا ہے، اور امام ترمذیؒ نے اس کو حسن اور ابنِ جریر نے صحیح قرار دیا ہے۔ ابنِ حبّان نے صحیح میں، حاکم نے مستدرک میں، ابنِ ابی شیبہ نے اور دوسروں نے حضرت علیؓ کی حدیث کے طُرق کو نقل کیا ہے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی ﷺ نے یمن کی طرف بھیجا۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول مجھے آپ ایک ایسی قوم میں بھیج رہے ہیں جو عمر میں مجھ سے بڑی ہے اور میں نو عمر ہوں۔ میں قضا کو اچھی طرح نہیں جانتا۔ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ شریف میرے سینے پر رکھا اور فرمایا اے اللہ ان کی زبان کو مضبوط کر اور ان کے دل کی رہ نمائی فرما[۱۲] اور فرمایا اے علی! جب دو جھگڑا کرنے والے تیرے سامنے بیٹھیں تو ان کے درمیان فیصلہ نہ کر یہاں تک کہ دوسرے کی بات سن لے[۱۳]۔ ابوداؤد کی روایت

۱۲۔ ابوداؤد، سلیمان بن اشعث سجستانی ازدی۔ السنن۔ بیروت، مکتبۃ المعارف کتاب الاقضیہ، باب کیف القضاء، ص ۶۴۲، رقم ۳۵۸۲۔ ابن ابی شیبہ، ابوبکر عبداللہ بن محمد۔ المصنف۔ تحقیق: محمد عوّامہ، دمشق، مؤسسۃ علوم القرآن، ۲۰۰۶ء: کتاب الفضائل، ج ۱۷، ص ۹۶، رقم ۳۲۷۳۱۔ ج ۱۵ رقم ۲۹۷۰۸۔ بیہقی۔ دلائل النبوۃ ومعرفۃ احوال صاحب الشریعۃ۔ لاہور۔ المکتبہ الاثریہ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، تحقیق: عبدالمعطی قلعجی: باب بعث رسول اللہ ﷺ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ الی نجران، وبعثہ الی الیمن بعد خالد بن ولید رضی اللہ عنہ: ج ۵، ص ۳۹۸۔ سند منقطع ہے ابوالبختری ثقہ ہے۔ اس کا سماع حضرت علیؓ سے ثابت نہیں ہے: ص ۳۹۸۔ عاملی، جعفر مرتضیٰ، الصحیح من سیرۃ الامام علیؑ۔ بیروت، المرکز الاسلامی، للدراسات، ۲۰۱۰ء: ج ۶، ص ۲۲۱۔ ۲۲۳

۱۳۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کو جو ہدایت فرمائی ہے اس میں قضا سے وابستہ لوگوں کے لیے بڑی راہ نمائی موجود ہے۔

میں ہے حضرت علیؓ فرماتے ہیں میں نے دوآدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں کبھی بھی کوئی شک محسوس نہیں کیااوراس کوحاکم نے بھی ابنِ عباس سے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

حضرت خالدؓبن ولید کی یمن میں دعوتی اور جہادی سرگرمیاں

حضرت خالد بن ولیدؓ نے چھے ماہ تک ہمدان میں قیام کیا اور ان کو اسلام کی دعوت دیتے رہے۔ بیہقی نے صحیح سند کے ساتھ حضرت براابنِ عازب کی روایت ذکر کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالدؓ کو یمن میں اسلام کی دعوت کے لئے بھیجا حضرت براءؓبن عازب کہتے ہیں میں حضرت خالدؓبن ولید کے ساتھ تھا۔[14] پس ہم چھے ماہ تک ان کواسلام کی طرف بلاتے رہے انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا۔[15]

حضرت علیؓ کی یمن میں دعوتی سرگرمیاں

حضرت خالدؓبن ولید کے ذریعہ اہلِ یمن نے اسلام قبول نہیں کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے حکمت عملی تبدیل کرتے ہوئے حضرت علیؓ کو یمن بھیجا[16] اوران کو حکم دیا کہ خالد اوران کے ساتھ دوسرے لوگ واپس آجائیں مگر ان میں سے جو حضرت علیؓ کے ساتھ یمن رہنا چاہتے ہیں وہاں رہ جائیں، پس میں ان

۱۴۔ بیہقی۔ دلائل النبوۃ: باب بعث رسول اللہ ﷺ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ الی نجران، وبعثہ الی الیمن بعد خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، ج ۵، ص ۳۹۶۔ طبری، ابو جعفر محمّد بن جریر بن یزید۔ تاریخ الامم والرسل والملوک، تحقیق: عبداعلی مھنا، مؤسسۃ الاعلمی، بیروت: سریۃ علی بن ابی طالب الی الیمن: ج ۳، ص ۱۰۔ ابن اثیر، عزّ الدین ابو الحسن علی بن ابی الکرم جزری، الکامل فی التاریخ، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۶، ذکر الاحداث فی سنۃ عشر، ذکر ارسالِ علی الی الیمن و اسلام ہمدان: ج ۲، ص ۱۶۸۔ مجلسی، محمد باقر (۱۱۱۰ھ) بحار الانوار الجامعۃ لدرر اخبار آئمۃ الاطہار۔ بیروت، مؤسسۃ التاریخ العربی، ۱۹۹۴ء: باب بعث امیر المومنین الی الیمن، رقم الباب ۳۴، ج ۲۱ ص ۲۳۴، ۲۳۶۔

۱۵۔ بیہقی۔ دلائل النبوۃ: باب بعث رسول اللہ ﷺ علی بن ابی طالبؓ الی نجران، وبعثہ الی الیمن بعد خالد بن ولیدؓ، ج ۵، ص ۳۹۶۔ ابن اثیر، عزّ الدین ابو الحسن علی بن ابی الکرم جزری۔ الکامل فی التاریخ، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۶، ذکر الاحداث فی سنۃ عشر، ذکر ارسالِ علی الی الیمن و اسلام ہمدان، ج ۲، ص ۱۶۸۔ صرف خط کا ذکر ہے۔ نماز کا ذکر نہیں ہے۔ بحار الانوار: باب بعث امیر المومنین الی الیمن، رقم الباب ۳۴، ج ۲۱ ص ۲۳۴، ۲۳۶

۱۶۔ ابن القیّم، ابو عبد اللہ محمد بن ابی بکر۔ زاد المعاد فی ہدی خیر العباد۔ تحقیق: شعیب ارنؤوط، عبد القادر ارنؤوط۔ بیروت، مؤسسۃ الرسالہ: فصل فی قدوم وفود العرب وغیرہم علی النبی ﷺ، ج ۳، ص ۶۲۳، ۶۲۲

میں سے تھا جو حضرت علی کے ساتھ تھے[17]۔ جب ہم ہمدان کے قریب گئے وہ ہماری طرف نکلے اور حضرت علی کرّم اللہ وجہہ نے ہمیں نماز پڑھائی پھر ہماری ایک صف بنائی پھر ہمارے درمیان سے آگے بڑھے اور ہمدان کے سامنے خط پڑھا چناں چہ سب ایک ہی دن میں مسلمان ہو گئے[18]۔ جب تمام ہمدان مسلمان ہو گئے تو حضرت علیؓ نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ان کے اسلام قبول کرنے کے متعلق خط لکھا۔ جب آپ ﷺ نے خط پڑھا تو اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے سجدے میں گر پڑے پھر اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: ہمدان پر سلام ہو، دو مرتبہ فرمایا۔ ایک اور روایت میں ہے تین مرتبہ فرمایا: سلامتی ہو ہمدان پر السلام علی ہمدان پھر اہلِ یمن ایک کے بعد ایک مسلمان ہونے لگے۔ اس روایت کو امام بخاریؒ نے مختصراً روایت کیا ہے۔[19]

بیہقی نے السنن الکبریٰ[20] اور دلائل النبوۃ میں اسماعیلی کے طریق سے روایت کیا ہے۔ اور شامی نے سبل الہدیٰ میں ذکر کیا[21] اور مورخین میں سے امام ابنِ جریر طبریؒ نے بھی یہ روایت ذکر کی

۱۷۔ بحار الانوار: باب بعث امیر المومنین الی الیمن، رقم الباب ۳۴، ج۲۱ ص ۳۶۶

۱۸۔ ایضاً۔

۱۹۔ بخاری۔ الجامع الصحیح: کتاب المغازی: باب، بعث علی بن ابی طالب وخالد بن ولید الی الیمن قبل حجۃ الوداع، ج ۲ ص ۶۲۳

۲۰۔ بیہقی۔ السنن الکبریٰ: باب سجود الشکر، ج ۲، ص ۵۱۶، رقم ۳۹۳۲۔ بکری، حسین بن محمد۔ تاریخ الخمیس، دار صادر، بیروت: بعث جریر بن عبد اللہ الی ذی الکلاع، ج ۲، ص ۱۴۵۔ بیہقی۔ معرفۃ السنن والآثار: کتاب الصلاۃ، سجود الشکر، ج ۳، ص ۳۱۶، رقم ۴۴۷۴۔ بیہقی۔ السنن الکبریٰ: جماع ابواب سجود السہو والشکر، باب سجود الشکر، ج ۲، ص ۵۱۶، رقم ۳۹۳۲۔ نیل الاوطار میں ہے منذری نے کہا حضرت براءؓ کی سجدۃ الشکر والی حدیث صحیح اسناد کے ساتھ ثابت ہے۔

۲۱۔ شامی، محمد بن یوسف۔ سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد: الباب الحادی والسبعون فی بعثہ ﷺ خالد بن ولید الی ہمدان ثم بعثہ علیؓ، ج ۶، ص ۲۳۵۔ الباب الرابع والتسعون، فی وفود ہمدان الیہ، ج ۶، ص ۴۲۷

ہے۔[۲۲] ابن عبد البر[۲۳]، ابن الاثیر[۲۴] اور ابن خلدون نے بھی ذکر کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ السلام علیٰ ہمدان فرمایا[۲۵]۔اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام ہمدان میں ٹھہرے رہے۔ان کو قرآن مجید اور اسلام کے احکام سکھائے حتیٰ کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ نے مدینے واپس آنے کا حکم دیا۔

حضرت علیؓ کو دعوتی ہدایات

امام طبرانی[۲۶] نے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت علیؓ اور حضرت معاذؓ کو یمن جانے کا حکم دیا۔فرمایا جاؤ خوش خبری، دو اور نفرت نہ دلانا، آسانی پیدا کرنا مشکل پیدا نہ کرنا۔بلاشبہ میرے اوپر وحی نازل کی گئی:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرسلنَاكَ شَاهِداً[۲۷] علىٰ أُمتك وَّبَشِيراً بالجنةوَّنَذِيراًمن النار

عہدِ نبوی ﷺ میں جہاد فی سبیل اللہ اور قتال کی وجوہات اور مقاصد

عہدِ نبوی ﷺ میں تمام غزوات اور سرایا ملک میں امن وامان قائم کرنے کے لیے بھیجے گئے۔آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کی نگرانی میں جزیرۃ العرب کے مختلف حصوں میں کئی دستے اسلام کا

۲۲۔طبری۔تاریخ الامم والملوک: سریۃ علی بن ابی طالب الی الیمن، ج ۳، ص ۱۰۔طبری کی روایت میں خرّ ساجداً کا ذکر ہے۔اور ایک زائد بات فجر کی نماز کا ذکر ہے۔

۲۳۔ابن عبد البر، ابو عبداللہ عمر بن یوسف۔الاستیعاب، تحقیق علی بن معوض، عادل احمد، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۹۹۵ء: ج ۳، ص ۲۱۷، ۲۱۶۔ محب الدین طبری، ابو العباس احمد بن عبداللہ۔الریاض النضرہ فی مناقب العشرۃ، بیروت، دار الکتب العلمیہ: الباب الرابع فی مناقب امیر المومنین علی ؓ ابن ابی طالب، الفصل التاسع فی ذکر نبذ من فضلہ، ذکر اسلام ہمدان علی یدیہ، ج ۳، ص ۲۲۳

۲۴۔ابن الاثیر۔الکامل فی التاریخ، ت، ج ۲، ص ۱۶۴

۲۵۔ابن خلدون، عبدالرحمان بن محمد۔دیوان المبتداء والخبر فی تاریخ العرب والبربر و من عاصرہم من ذوی السلطان الاکبر، الوفود: ج ۲، ص ۴۷۵

۲۶۔طبرانی، المعجم الکبیر۔عکرمہ عن ابن عباس: ج ۱۱، ص ۳۱۲، رقم ۱۱۸۴۱۔

۲۷۔الاحزاب: ۴۵

آفاقی پیغام پہنچانے کے لیے بھیجے۔ ان سرایا کا مقصد دعوتِ اسلام، دشمن کی نقل و حرکت کا خیال رکھنا، دشمن کے حملے کی خبر سن کر مدافعت کے لیے پیش قدمی کرنا وغیرہ تھا۔ اسلام نے اپنی حکیمانہ اور عادلانہ تعلیمات کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں جگہ بنائی۔ جنگ اور قتال کے ذریعے اسلام کی اشاعت نہیں ہوئی اور نہ ہی کوئی مذہب و دین جبر اور دباؤ سے لوگوں کے قلوب میں راسخ ہو سکتا ہے اور اس بات کو دنیا کا کوئی عقل مند آدمی تسلیم بھی نہیں کر سکتا۔ ابتدائے اسلام کے وقت اسلام قبول کرنے پر کسی کا والہانہ استقبال نہیں کیا جاتا تھا، بل کہ ایسے شخص کے زندہ رہنا مشکل بنا دیا جاتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام امن اور سلامتی کا داعی ہے۔ دنیا میں ہر طرف جبر ظلم اور ناانصافی عام تھی۔ اسلام کے سائے میں لوگوں کو امن و سکون ملا تو لوگوں نے بہ خوشی اسلام قبول کیا۔ بیہقیؒ نے دلائل النبوۃ میں حضرت خالدؓ اور حضرت علیؓ کے سفر کی وجہ دعوت الی الاسلام ذکر کی ہے۔ بیہقی کی روایت میں واضح طور پر ہے بعث رسول اللہ ﷺ خالد بن ولید الی الیمن لیدعوہم الی الاسلام،[۲۸] عصرِ حاضر کے سیرت نگاروں نے بھی اس اعتراض کا شافی جواب دیا ہے۔[۲۹]

ابنِ سعد[۳۰] کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ قیس بن مالک بن سعد بن لائی ارحبی ہجرت سے پہلے مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر عرض کی اے اللہ کے رسول میں آپ پر ایمان لانے اور آپ کی نصرت کرنے کے لیے خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو مرحبا کہہ کر فرمایا کہ اے ہمدان کی جماعت کیا تم مجھے اپنے پاس لے جاؤ گے؟ اس نے کہا، جی ہاں میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اپنی قوم کے پاس جاؤ اگر وہ مدد کے لیے تیار ہوں تو میں آپ کے ساتھ جاؤں گا۔ قیس اپنی قوم "ارحب" کے پاس گیا۔ وہ سب مسلمان ہو گئے پھر ان کے اسلام کی خبر لے کر دربارِ رسالت میں آیا اور عرض کیا میری قوم مسلمان ہو گئی اور انہوں نے مجھے اس کے بتانے کا حکم دیا

۲۸۔ بیہقی۔ دلائل النبوۃ: باب بعث رسول اللہ ﷺ علیؓ بن ابی طالب الی اہل نجران وبعثہ الی الیمن بعد خالد بن ولیدؓ، ج ۵، ص ۳۹۶۔ السیرۃ النبویۃ، دار النفائس، اردن ۱۹۹۵ء: رسل النبی الی الیمن، ارسال علیؓ و خالدؓ الی ہمدان، ج ۱، ص ۵۲۱ الصلابی، علی محمد، السیرۃ النبویۃ، بیروت دار المعرفۃ، ۲۰۰۸ء: بعوث رسول اللہ ﷺ لتعلیم مبادی الاسلام، ص ۸۶۷۔ مہدی، بن رزق اللہ، مزاعم واخطاو تناقضات و شبہات بودلی فی کتابہ الرسول، حیاۃ محمد، مجمع الملک فہد، مدینہ منورہ: یزعم بودلی ان علی ابن ابی طالب۔ ج ۱، ص ۸۸۔

۲۹۔ دیکھیے: صحیح السیرۃ النبویۃ لعلی ابراہیم بن محمد بن حسین: ج ۱، ص ۵۲۱، السیرۃ النبویۃ لعلی الصلابی: ص ۸۶۷

۳۰۔ ابن سعد۔ الطبقات الکبریٰ: ج ۱، ص ۳۴۱، ۳۴۰۔

ہے۔آپ ﷺ نے فرمایاقوم سے آنے والاقیس کتنا ہی اچھا ہے۔اور فرمایا تو نے وعدہ پورا کیا اللہ تمھارے لیے پورا کرے۔اور آپ ﷺ نے اس کی پیشانی پر ہاتھ پھیرااور اس کی قوم کی طرف شاہی فرمان لکھااور اس کو تین سو فرق خیوان کی زمین سے،دو سو فرق کشمش،جوار نصف نصف اور عمران الجوف سے سو فَرق گیہوں بیت المال میں سے ہمیشہ کے لیے جاری کر دیا۔فرق اہلِ یمن کے ماپنے کا آلہ ہے۔الاصابہ میں نمط بن قیس کے ترجمہ میں ہے کہ وفد آرحب ۱۲۰ آدمی تھے۔

آمد کا زمانہ

وفدِ ہمدان نبی ﷺ کی خدمت میں غزوہ تبوک سے واپسی کے بعد حاضر ہوا۔[۳۱]

وفد کی تعداد

وفدِ ہمدان ۱۲۰ افراد پر مشتمل تھا۔ابن حجرؒ نے الاصابہ میں حسن بن یعقوب ہمدانی کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ قبیلہ ہمدان میں سے ایک سو بیس افراد رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔[۳۲]

وفدِ ہمدان میں سے ایک شخص نے یہ اشعار پڑھے:

ہمدان خیر سوقۃ و اقیال
لیس لہا العالمین امثال
محلہا الہذب و منہا الابطال
لہا اطابات بہا و اکال

ہمدان کے لوگ بہترین رہ نما اور بادشاہ ہیں جن کی دنیا میں کوئی مثال نہیں وہ بلند جگہ کے رہنے والے ہیں۔اور ان میں بہادر لوگ ہیں،ان کو عمدہ مال اور عوام کی طرف سے نذرانے ملتے ہیں۔

۳۱۔ابن حجر۔الاصابہ فی تمییز الصحابۃ:ج۵،ص۵۵۹،رقم ۱۰۷۷۔ملّاء،ابوحفص عمر بن محمد۔کتاب الوسیلۃ(وسیلۃ المتعبدین فی سیرۃ سید المرسلین)دائرۃ المعارف العثمانیۃ،حیدرآباد دکن:ج۴،ص۵۵،۵۴،ان کو زرکلی نے شیخ الموصل کہا۔ملّا کی کتاب مخطوط تھی تفصیل کے لیے دیکھیے زرکلی۔الاعلام:ج۶،ص۶۰۔اب یہ کتاب ۱۹۷۷ء میں دائرۃ المعارف العثمانیۃ حیدر آباد دکن سے حواشی کے ساتھ طبع ہو چکی ہے،لیکن اس کے کچھ اجزا مفقود ہیں۔الندوہ لائبریری اسلام آباد میں نامکمل اجزا کے ساتھ موجود ہے۔کحالہ،عمر بن رضا۔معجم قبائل العرب القدیمۃ والحدیثۃ:ہمدان،ج۳،ص۱۲۲۵

۳۲۔ابن حجر۔الاصابہ فی تمییز الصحابۃ:ج۵،ص۵۵۹،رقم ۱۰۷۷

دوسرا آدمی یہ اشعار کہہ رہا تھا

الیک جاوزن سوادالریف فــی بوات
الصیف والخریف مخطمات بحبال اللیف

کھجور کے پتوں کی نکیل والی اونٹنیاں موسم گرما اور خزاں کے گردوغبار سے گزرتی ہوئی سر سبز علاقوں سے ہوکر آپ کے پاس ہوکر آئی ہیں۔

شرکائے وفد کا تعارف

وفدِ ہمدان کے رئیس

وفدِ ہمدان کے رئیس ضمام بن مالک تھے۔[۳۳] وفدِ ہمدان کی آمد دو مرتبہ ہوئی ہے۔

وفد میں سے حضرت مالک بن نمطؓ، حضرت عُمیرہ بن مالک الخارفیؓ اور ضمام بن مالک السلمانیؓ ہمدان کی شاخ میں سے نمایاں افراد تھے۔[۳۴] یہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے اس وقت ملے جب آپ ﷺ تبوک سے واپس آئے تھے۔ یمنی دھاری دار چادریں پہنی ہوئی تھیں اور عَدنی کے عِمامے باندھے ہوئے تھے۔ ہَیس لکڑی کے بنے ہوئے کجاوں اور عمدہ قسم کے مُہری اور اَرجی اونٹنیوں پر سوار تھے۔[۳۵]

۳۳۔ الیعقوبی۔ تاریخ الیعقوبی: ج ۲، ص ۷۹۔ ابن حجر۔ الاصابہ فی تمیز الصحابۃ، القسم الرابع من حرف الضاد المعجمہ: ج ۳، ص ۴۰۶، رقم ۴۲۳۲۔

۳۴۔ مالک بن نمط، عُمیرہ بن مالک الخارفی اور ضمام بن مالک السلمانی کے تفصیلی تعارف کے لیے ابن عبدالبر کی الاستیعاب، ابن اثیر کی اسد الغابہ اور ابن حجر کی الاصابہ اور ابن ہشام کی السیرۃ النبویۃ ملاحظہ کیجیے ابن ہشام۔ السیرۃ النبویۃ۔ مصر، شرکتہ مکتبہ ومطبعہ البابی الحلبہ واولادہ: ج ۲، ص ۵۹۷۔ سہیلی کہتے ہیں مالک بن نمط کا تعلق ہمدان کی شاخ خارف سے تھا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اس کا تعلق ہمدان کی شاخ یام بن اصی سے ہے دیکھیے السہیلی، ابوالقاسم عبدالرحمان۔ الروض۔ بیروت، الانف، دار احیاء التراث العربی، ۲۰۰۰ء: ج ۱، ص ۲۱۴۔ ابن عبد البر۔ الاستیعاب فی معرفتہ اصحاب: ج ۳، ص ۱۳۶۰، رقم ۲۳۰۰۔ ابن حجر۔ الاصابہ فی تمیز الصحابۃ: ج ۵، ص ۵۵۸ رقم ۷۷۱۰۔ اہدل، محمد بن علی۔ نشر الدر المکنون من فضائل الیمن المیمون، مطبعہ زہران: ص ۸۳

۳۵۔ مہری حضر موت کی طرف نسبت ہے۔ حضر موت کے بڑے قبائل میں سے ہے آلِ عمر میں سے ہے۔ ملاحظہ کیجیے کحالہ۔ معجم قبائل العرب: ج ۳، ص ۲۷۲۔ اور ارحب ہمدان کی طرف منسوب ہے۔ ارحب ہمدان کا بطن یعنی شاخ ہے۔

حضرت مالک بن نمطؓ کا تعارف

حضرت مالک بن نمط بن قیس بن مالک بن سعد بن مالک وفدِ ہمدان کے نمایاں افراد سے تھے اور قبیلہ ہمدان کے رئیس تھے۔ان کا تعلق ہمدان قبیلہ کے بطن اَرحب سے تھا۔اس کا لقب ذُوالمِشعارِ تھا۔وہ عمدہ شاعر تھا۔[۳۶] اَرحَب ہمدان کی ایک شاخ کا نام ہے۔[۳۷]

وفد کے شرکا کا ردِ عمل

مالک بن نمط نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوکر اشعار کہے۔

اے اللہ کے رسول !ہمدان کے بہترین پسندیدہ لوگ شہروں اور دیہاتوں سے نوجوان تیز رفتار اونٹنیوں پر خارف، یام اور شاکر قبائل [۳۸] سے آپ کی خدمت میں آئے ہیں جو اونٹوں اور گھوڑوں والے ہیں اسلام کی رسی سے بندھے ہوئے ہیں۔کسی ملامت کرنے والے کی ملامت ان کو اللہ کے معاملے میں نہ پہنچے۔انہوں نے اللہ کے رسول کی دعوت کو قبول کیا ہے۔انہوں نے تمام معبودوں اوران پتھروں کو چھوڑ دیا ہے جن کے لیے جانور ذبح کیے جاتے تھے۔جب تک لَعْلَعْ پہاڑ اپنی جگہ قائم ہے اور صُلَّع مقام پر ہرنیوں کے بچے دوڑتے رہیں۔[۳۹] دوسرا مفہوم یہ ہے کہ جب تک قوت سے ہرن دوڑتے رہیں۔

۳۶۔ابن ہشام، عبد الملک۔ السیرہ النبویۃ: ج۲، ص ۵۹۷، ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبداللہ۔ الاستیعاب فی معرفۃ اصحاب: ج ۳، ص ۱۳۶۰، رقم ۲۳۰۰۔ابن حجر۔ الاصابہ فی تمیز الصحابۃ: ج ۵، ص ۵۵۸ رقم ۷۷۱۰۔ابن الاثیر، ابوالحسن علی بن ابی الکرم۔دار لکتب العلمیہ، بیروت ، ط ۱۹۹۴ء: ج۵، ص ۴۶، رقم ۴۶۵۱۔ملّاء، ابوحفص عمر بن محمد، کتاب الوسیلۃ (وسیلۃ المتعبدین فی سیرۃ سید المرسلین) دائرۃ المعارف العثمانیۃ، حیدرآباد دکن، ج ۴، ص ۵۵، ۵۴۔ زرکلی، خیر الدین۔ مالک بن نمط: ج ۵، ص ۲۶۷۔

۳۷۔ابن درید، ابوبکر محمد بن حسن۔ جمہرۃ اللغۃ، دار العلم للملایین، ۱۹۸۷ء: باب الباء والحاء، ج۱، ص ۲۷۸۔

۳۸۔خارف، یام اور شاکر یمنی قبائل ہیں۔

۳۹۔ابن عبد ربہ، ابو عمر، احمد بن محمد، العقد الفرید۔کتاب الجمانہ فی الوفود، دار الکتاب العربی، بیروت، ۱۹۸۳ء: ج ۲، ص ۳۱

حضرت مالک بن نمطؓ کے نعتیہ اشعار

ذکرت رسول اللہ فی فحمۃ الدجا
ونحن باعلیی رحرحان و صلدد[40]
وھن بنا خوص طلائع تعتلی
برکبانہا فیہ لا حب متمدد
علیی کل فتلاء الذراعین جسرہ
تمر بنامر الھجیف الخفیدد
خلفت برب الراقصات الی منیٰ
صوادر بالرکبان من ھضب قردد
بان رسول اللہ فینا مصدق رسول
اتی من عند ذی العرش مہتد
فما حملت من ناقہ فوق رحلہا
اشد علیٰ اعدائہ من محمد
واعطی ازاما طالب العرف جاء
وامضی بھد المشرقی المھندی

میں نے رسول اللہ ﷺ کو رات کی گہری تاریکی میں اس وقت یاد کیا جب ہم رحرحان[41] اور صلدد کے بالائی مقامات پر مقیم تھے اور وہ اونٹنیاں ہماری وجہ سے کمزور اور عیب دار ہوگئی تھیں جو اپنے سواروں کو طویل اور واضح راستوں پر تیزی سے لے جارہی تھیں۔ ہم تیز رفتار اونٹنیوں پر سوار تھے جو ہمیں تیز رفتار شتر مرغ کے بچوں کی طرح لے کر چل رہی تھیں۔ میں ان اونٹنیوں کے رب کی قسم اٹھاتا ہوں جو منیٰ کی طرف

۴۰۔ یاقوت حموی کہتے ہیں کہ صلدد یمن میں ہمدان کے علاقہ میں واقع ہے۔ حموی، شہاب الدین ابو عبیداللہ یاقوت، معجم البلدان، بیروت، دار صادر، ۱۹۹۵ء: صلدد، ج ۳، ص ۴۲۱۔ بکری، ابو عبید عبداللہ، معجم ما استعجم من اسماء البلاد والمواضع، بیروت، ط، ۱۴۰۳ھ: صلدد، ج ۳، ص ۸۳۹۔ معالم الاثیرہ کے مصنف محمد بن محمد حسن الشراب کہتے ہیں بلادی کی رائے کے مطابق صلدد پہاڑ مدینہ منورہ کے مشرق میں واقع ہے المعالم الاثیرۃ فی السنۃ والسیرہ کے مصنف نے یاقوت کی رائے کو درست کہا ہے، محمد بن محمد حسن الشراب، المعالم الاثیرۃ فی السنۃ والسیرہ، دمشق، دار القلم، ط ۱۴۱۱ھ، صلدد، ج ۱، ص ۱۶۰۔

۴۱۔ رَحرَحان عرفات کے پیچھے عکاظ کے قریب ایک پہاڑ ہے۔ عبدالمومن، بغدادی، مراصد الاطلاع: ج ۲، ص ۶۰۹۔ صَلدَد یمن کے نواح میں بلادِ ہمدان میں واقع ہے عبدالمومن، مراصد: ج ۲، ص ۸۴۹۔

جھومتی ہوئی جاتی ہیں اور سواروں کو بلند جگہ سے واپس لاتی ہیں۔ ہم میں اللہ کے رسول ہیں ان کی تصدیق کی جاتی ہے صاحبِ عرش کی طرف سے رسول بن کر آئے ہیں اور ہدایت یافتہ ہیں۔ حضرت محمد ﷺ سے زیادہ سخت اپنے دین کے دشمنوں پر حملہ کرنے والا کسی اونٹنی نے اپنے کجاوے پر (آج تک) کسی کو سوار نہیں کیا اور آپ ﷺ سے زیادہ عطا کرنے والا ہو جب آپ ﷺ کے پاس کوئی سائل آجائے تو آپ ﷺ اس کو بے حساب عطا فرماتے ہیں۔ اور آپ ﷺ کی قوت فیصلہ ہندی مشرفی تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے۔ (۴۲)

بارگاہِ رسالت مآب ﷺ سے ہمدان کے لیے دعوتی خط

آپ ﷺ نے حضرت مالک ؓ کو شعبِ ہمدان کے لیے لکھ کر دیا اور اس کی قوم میں سے مسلمان ہونے والوں پر امیر مقرر فرمایا۔ (۴۳)

ابن حجر نے الاصابہ فی تمیز الصحابہ میں مالک بن مرارہ کے حالات میں ذکر کیا ہے کہ بغوی نے مجالد بن سعید کے طریق سے نقل کرتے ہوئے کہا کہ جب مالک بن مرارہ رہاوی اپنی قوم کی طرف واپس لوٹے تو نبی ﷺ نے ان کے ساتھ ان کی قوم کے لیے ایک دستاویز لکھوائی۔ میں تم کو مالک کے ساتھ خیر کی وصیت کرتا ہوں پس وہ تمہارا رئیس ہے۔ (۴۴)

۴۲۔ ابن ہشام۔ السیرۃ النبویۃ: ج ۴، ص ۲۴۴۔ ۲۴۶۔ ۲۰۶/۲۰۸۔ اشعار کی تشریح شرح السیرۃ النبویۃ سے کی گئی ہے شامی۔ سبل الہدیٰ، الباب الرابع والتسعون فی وفود ہمدان الیہ ﷺ: ج ۶، ص ۴۲۸۔ یہ اشعار الاستیعاب رقم ۲۳۲۸، اسد الغابہ: ج ۵، ص ۴۷، ۴۶، رقم ۴۶۴۵۔ ابن حجر۔ الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ: ج ۵، ص ۵۵۸، رقم ۷۷۱۰ موجود ہیں۔

۴۳۔ الخشنی، ابوذر بن محمد بن مسعود۔ استنبول، المکتبۃ الاسلامیہ: ج ۱، ص ۴۴۶

۴۴۔ ابن حجر۔ الاصابہ: ج ۵، ص ۵۵۴، رقم ۷۷۰۰۔ ان کی نسبت رہاوی ہے۔ ابن حجر نے کلبی کا قول نقل کیا ہے کہ رَہاء بن منبہ کی طرف منسوب ہے۔ رَہاوی را کی زبر کے ساتھ ہے۔ رہا مذحج کی شاخ ہے۔

فتنہ ارتداد میں ہمدان کی ثابت قدمی

جب رسول اللہ ﷺ نے دارِ فانی سے دار البقا کی طرف سفر فرمایا اس وقت کثیر تعداد میں قبائل مرتد ہوگئے۔ اس میں یمنی افراد بھی شامل تھے، لیکن سب ہمدان اسلام پر ثابت قدم رہے، ان میں سے کوئی مرتد نہیں ہوا۔ عبداللہ بن مالک ارحبی نے ان کو ارتداد سے باز رہنے کی نصیحت کی۔

حضرت عبداللہ بن مالک ارحبیؓ کی اسلام کے لیے خدمات

ابن حجر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عبداللہ بن مالک ارحبی کے ذریعے ہمدان کو فتنۂ ارتداد سے بچالیا تھا۔ اس کو ہجرت اور دین میں فضیلت حاصل ہے۔ ہمدان اس کے پاس جمع ہوئے اور وہ ان کے سامنے خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے [۴۵] فرمایا اے ہمدان کی جماعت بے شک تم حضرت محمد ﷺ کی عبادت نہیں کیا کرتے تھے۔ یقیناً تم حضرت محمد ﷺ کے رب کی عبادت کرتے تھے [۴۶]۔ اور وہ زندہ ہیں۔ اس ذات پر موت نہیں آئے گی۔ بات یہ ہے کہ تم نے اللہ کی اطاعت کی وجہ سے اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی اور جان لو تمہیں اللہ تعالیٰ نے آگ سے بچایا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات نے آپ ﷺ کے اصحاب کو گمراہی پر جمع نہیں کیا۔

اس موقع پر انہوں نے اشعار بھی پڑھے، جس میں وہ کہتے ہیں میری عمر کی قسم اگر حضرت محمد ﷺ فوت ہوگئے ہیں تو اے سردار کے بیٹے ربِّ محمد فوت نہیں ہوئے ان کو ربّ تعالیٰ نے اپنی طرف بلایا ہے اے پست اور نشیب میں سے بہترین ہستی آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے بلانے کا جواب دیا ہے۔

ابن حجرؒ نے مران بن ذی عمیر بن ابی مران ہمدانی کے ترجمے میں نقل کیا کہ جب اہلِ یمن نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کی خبر سنی ہمدان کے بے وقوف لوگوں نے جو بات کی اس کو ان کے حلیم لوگوں نے ناپسند کیا۔ عبداللہ بن مالک ارحبی کھڑے ہوئے اور اس نے گفت گو کی پھر مران کھڑا ہوا اس نے کہا

۴۵۔ ابن حجر۔ الاصابہ فی تمیز الصحابہ: حرف العین، ج۴، ص ۱۹۲۔ رقم ۴۹۵۳۔

۴۶۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے یہی بات اس وقت فرمائی جب نبی اکرم ﷺ اس دنیا سے رحلت فرما کر رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔

اے ہمدان کی جماعت تم نے اللہ تعالیٰ کے رسول سے لڑائی نہیں کی اور نہ ہی آپ ﷺ نے تم سے قتال کیا ہے۔ تم اس لحاظ سے خوش نصیب ہو تم کو عافیت اور سلامتی مل گئی اور تم پر کوئی ایسی لعنت نہیں ہوئی جو تمھارے پہلوں کو رسوا کردے اور تمھاری جڑ کو بھی کاٹ دے اور تم سے کچھ قومیں اسلام قبول کرنے میں سبقت لے گئی ہیں اور کچھ سے تم نے سبقت حاصل کی۔ اگر تم نے اس کو مضبوطی سے پکڑا تو تم سبقت کرنے والوں سے مل جاؤ گے اور اگر تم نے اسلام کو چھوڑ دیا تو تم سے پیچھے رہ جانے والے آگے نکل جائیں گے۔ قوم نے ان کی نصیحت قبول کی اور مرتد ہونے سے باز رہے پھر اس نے نبی ﷺ کی وفات پر اپنے غم کا اظہار کیا۔

رحلتِ نبوی ﷺ پر حضرت عبداللہؓ کے تاثرات

ان حزنی علی الرسول طویل
ذاک منی علی الرسول قلیل
بکت الارض و السماء علیه
وبکاء خدیمه جبریل

میرا غم نبی اکرم ﷺ کی وفات پر طویل ہے یہ میری طرف سے رسول ﷺ پر غم کم ہے آپ ﷺ پر آسمان اور زمین رو رہے ہیں اور آپ کا خادم جبریل رو رہا ہے[۴۷]۔

وفدِ ہمدان کی آمد کی وجہ

وفدِ ہمدان کی آمد غزوہ تبوک سے واپسی کے بعد ہوئی۔[۴۸]

۴۷۔ ابن حجر، الاصابہ فی تمیز الصحابۃ، مران، ج۶، ص ۲۲۳، رقم ۸۴۰۰۔

۴۸۔ واقدی کہتے ہیں کہ غزوہ تبوک رجب ۹ھ میں ہوا دیکھیے واقدی۔ المغازی: مقدمہ، ج۱، ص ۷۔ اس غزوے میں نبی ﷺ صحابہ کو تیاری کا حکم دیا۔ صحابہ کرام نے استطاعت سے زیادہ مالی اور جانی قربانی پیش کی۔ یہ سخت گرمی کے موسم میں تھا اور سفر بھی طویل تھا، واقدی۔ المغازی: ج۳، ص ۹۹۰۔ اس غزوے کی وجہ یہ تھی کہ روم سے آنے والے قافلوں نے مسلمانوں کو بتایا کہ رومی شام میں مسلمانوں کے خلاف جمع ہو رہے ہیں اور ہرقل نے ان کے لیے ایک سال کی خوراک کا انتظام کرلیا ہے اور لشکر کا ایک حصہ بلقا تک بھیج دیا ہے۔ حقیقت میں کچھ نہیں تھا۔ محض افواہ تھی۔ نبی ﷺ نے تیاری کا حکم دے دیا۔ اس سے پہلے تمام غزوات کی طرف کوچ کرتے وقت نبی ﷺ توریہ فرماتے تھے، لیکن اس میں واضح طور پر بتا دیا۔ ابن ہشام، السیرۃ النبویہ: ج ۲، ص ۵۱۵۔ محمد بن مسلمہ انصاری یا سباع بن =

مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوریؒ تحریر کرتے ہیں کہ وفدِ ہمدان ۹ھ میں تبوک سے واپسی کے بعد حاضرِ خدمت ہوا۔ واپسی پر حضرت مالک بن نمط کو ان کا امیر مقرر کیا گیا۔ قبیلہ ہمدان کے بقیہ لوگوں کے پاس اسلام کی دعوت دینے کے لیے حضرت خالد بن ولیدؓ کو بھیجا گیا۔ آپؓ چھ مہینے تک مقیم رہ کر اسلام کی دعوت دیتے رہے لیکن لوگوں نے اسلام قبول نہ کیا پھر آپ ﷺ نے ہمدان کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے حضرت علیؓ کو بھیجا۔[۴۹] علامہ شبلی نعمانیؒ لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ۸ھ کے آخر میں ہمدان کو دعوتِ اسلام دینے کے لیے حضرت خالدؓ بن ولید اور حضرت علیؓ کو بھیجا۔[۵۰] مولانا شبلی کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وفدِ ہمدان کی آمد یمن میں سیدنا حضرت علیؓ کی تبلیغی اور دعوتی مساعی جمیلہ کے نتیجہ میں ہوئی۔ محمد بن علی ابدلی کے اندازِ تحریر سے بھی یہی بات معلوم ہوتی ہے۔[۵۱]

ہمدان کے قبولِ اسلام سے مستفاد دروس و عبر

جب داعی اسلام مناسب طریقہ سے لوگوں کو دعوتِ الی الحق دے گا تو اس کے بہترین نتائج سامنے آئیں گے۔ اس سے عصرِ حاضر کے داعی رہ نمائی لے کر اسلام کی عالم گیر دعوت کو تمام اقوامِ عالم تک پہنچا سکتے ہیں۔ داعی کی شخصیت کا بھی بڑا اثر ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دعوت کو مؤثر بنانے کے لیے اپنے تربیت یافتہ صحابی سیدنا علیؓ کا انتخاب فرمایا۔ دعوت کے لیے تمام وسائل کو استعمال کیا جائے، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کی طرف خط دے کر سیدنا حضرت علیؓ کو بھیجا۔

عُرفطہ کو مدینے میں نائب مقرر فرمایا اور حضرت علیؓ کو اپنے اہل کا نگراں مقرر فرمایا۔ ابن ہشام: ج۲، ص ۵۱۹۔ اس غزوہ کا ذکر سورت توبہ میں بھی ہے اس کو جیش العسرہ کہا گیا۔

۴۹۔ صفی الرحمٰن۔ الرحیق المختوم، لاہور، شیش محل روڈ: ص ۶۰۴

۵۰۔ شبلی نعمانی۔ سیرۃ النبی ﷺ، کراچی، دارالاشاعت: ج۱، جز۲، ص ۴۳

۵۱۔ ابدلی، محمد بن علی۔ نشر الدر المکنون من فضائل الیمن المیمون مطبعہ زہران: ص ۷۳